67728-حج میں حلال ہونے کے لیے بال کاٹنے میں شک ہوجائے تو کیا کرنا چاہیے ؟

سوال

میں ادھیڑ عمر عورت ہوں، الحمد للہ میں نے اس برس فرضی حج کیا، اور طواف افاضہ کے بعد میری ایک بہن نے کہا کہ لاؤ میں آپ کے بال کاٹ دوں تاکہ تم حلال ہوجاؤ، اور جب ہم اپنے ملک واپس پہنچے تو مجھے شک ہونے لگا کہ آیا اس عورت نے میرے بال مطلوبہ شکل میں کاٹے تھے یا نہیں ؟

میری آپ سے گزارش ہے کہ مجھے معلومات فراہم کریں تاکہ حج صحیح ہونے کے متعلق میرا ضمیر مطمئن ہوسکے .

پسندیدہ جواب

علماء کرام کا
فیصلہ ہے کہ جس نے کوئی عبادت کی اور وہ عبادت پوری ہوچکی ہو اور بعد میں اسے شک
پیدا ہوجائے کہ آیا اس نے اسے پورا کیا ہے یا نہیں ؟ اور یہ شک یقین کے مرتبہ تک
نہ پہنچتا ہو تو یہ شک غیر معتبر ہے، اور ان شاء اللہ اس کی وہ عبادت صحیح ہے .

اور خاص کر بہت شکوک کا مالک جب کوئی
عبادت کرے تو اس طرح کے شخص کے لیے اپنے شکوک کی جانب متوجہ ہونا جائز نہیں، کیونکہ
یہ شیطان کے ہتھکنڈے اور جال ہیں .

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"جب کوئی شخص طواف کر رہا ہو اور اسے
طہارت میں شک پیدا ہوجائے تو اس کا یہ طواف صحیح نہیں ہوگا؛ کیونکہ یہ طہارت اس
عبادت کے لیے شرط ہے، فراغت سے قبل، تو یہ اسی طرح ہے جیسے کسی شخص کو دوران نماز
طہارت میں شک ہوجائے .

لیکن اگر شک عبادت سے فراغت کے بعد ہوا
تو اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا؛ کیونکہ عبادت سے فارغ ہوجانے کے بعد اس کی شرط میں
شک ہونا کوئی مؤثر نہیں ہوتا"

دیکھیں : المغنی (187/3).

زرکشی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"امام شافعی رحمہ اللہ نے دوران فعل
شک ہونے اور فعل مکمل ہونے کے بعد شک ہونے میں فرق کیا ہے، اور دوسرے میں شک ہونے
میں اس عمل کو دوبارہ کرنا واجب نہیں کیا؛ کیونکہ ایسا کرنے میں مشقت ہے، کیونکہ
اگر نمازی کو یاد رکھنے کا مکلف کیا جائے تو کوئی بھی اس کی طاقت نہیں رکھے گا، اس
لیے اس میں نرمی کر دی گئی" انتہی

دیکھیں: المنثور فی القواعد الفقھیۃ
(257/2).

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال
کیا گیا:

کیا رکعات یا طواف یا سعی مکمل ہونے
کے بعد اس کے چکروں میں شک کی طرف التفات کیا جائے گا؟

اور اسی طرح وضوء میں شک معتبر ہو گا
یا نہیں؟ یعنی کیا عبادت مکمل ہو جانے کے بعد شک کو اہمیت حاصل ہے یا نہیں؟

کمیٹی کا جواب تھا:

طواف اور سعی اور نماز مکمل ہو جانے
کے بعد شک ہونے میں کوئی دھیان نہیں دیا جائے گا، کیونکہ عبادت کا سلیم ہونا ظاہر
ہے" انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (143/7).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی
سے سوال کیا گیا:

ایک شخص کو نماز میں بہت شکوک پیدا
ہوتے ہیں، آپ کیا راہنمائی کرتے ہیں؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

"کثرت شکوک کو ختم کرنا ضروری ہے،
اور اس کی جانب توجہ نہیں دینی چاہیے؛ کیونکہ یہ وسوسے والے شخص کو ہی پیدا ہوتے ہیں، اور پھر شیطان صرف اسے شکوک میں ہی بتلا کرنے پر اقتصار نہیں کرتا بلکہ اسے کئی دوسرے امور میں بھی شک میں بتلا کرتا ہے، حتیٰ کہ حالت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اسے توحید اور اللہ تعالی کی صفات کے متعلق بھی وسوسے اور شک میں بتلا کر دیتا ہے، اور اسے بیوی کو طلاق اور اس کے ساتھ باقی رہنے کے متعلق بھی شکوک میں بتلا کر دیا ہے، اور ایسا انسان کی عقل اور اس کے دین کے لیے بہت ہی زیادہ خطرناک ہے"

اس لیے علماء کرام نے کہا ہے کہ: تین
حالات میں شکوک کی طرف توجہ نہیں دی جائیگی:

پہلی حالت:

صرف وہم ہو اور اس کی کوئی حقیقت نہ
ہو، اسے کوئی اہمیت نہیں دی جائیگی اور مطلقا چھوڑ دیا جائیگا.

دوسری حالت:

شکوک کثرت سے پیدا ہونے لگیں: جب بھی
انسان وضوء کرے اور نماز ادا کرے، یا پھر کوئی بھی کام کرے تو اس میں اسے شک ہو جائے،
تو یہ بھی چھوڑنا ضروری ہے، اور اس کا بھی کوئی اعتبار نہیں کیا جائیگا.

تیسری حالت:

جب عبادت ختم ہونے کے بعد شک پیدا ہو
تو جب تک اس میں یقین نہ ہو جائے اس وقت تک شک پر توجہ نہیں دی جائیگی.

اس کی مثال یہ ہے کہ: اگر کسی کو
نماز ادا کرنے کے بعد شک ہو کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار تو وہ اس شک کی طرف توجہ نہیں دے گا؛ کیونکہ وہ عبادت سے فارغ ہو چکا ہے، لیکن اگر اسے یقین ہو جائے کہ اس نے صرف تین ہی رکعت ادا کی ہیں تو پھر اگر وقت تھوڑا ہی گزرا ہو تو چوتھی رکعت ادا کر کے سجدہ سہو کرنا ہوگا، لیکن اگر وقت زیادہ گزر چکا ہو تو وہ دوبارہ ساری نماز ادا کرے گا" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (14
) سوال نمبر (746).

واللہ اعلم.